

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

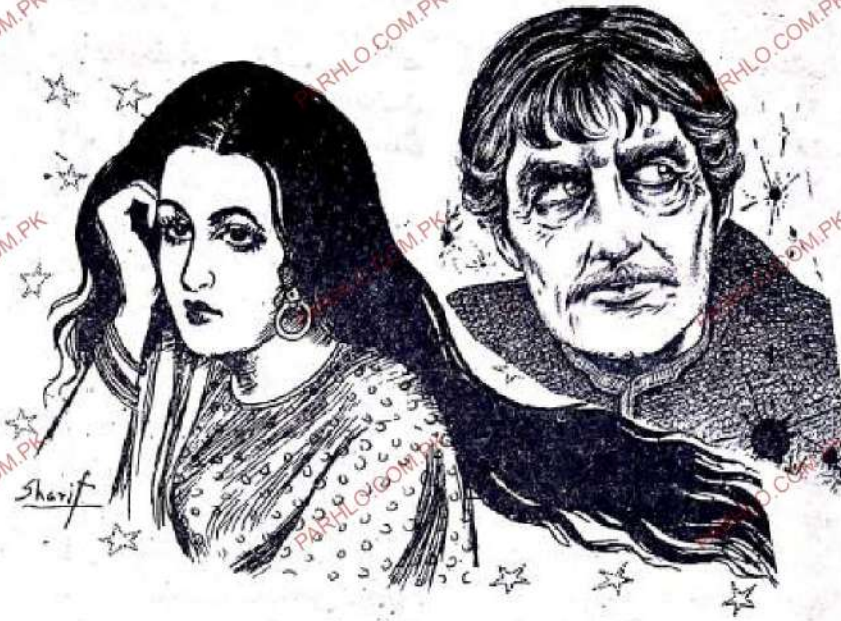
PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK

PARHLO.COM.PK



پراسرار گواہی

محمد رضوان قیوم - راولپنڈی

ایک ایمانداری اور بنا اصول جج کے میرٹ پر فیصلے دینے کی وجہ سے یہ کیس حل ہوا اور مکھیا اور اس کے کارندوں کو سخت سزا دلوائی گئی

ڈر اور خوف سے بھرپور ایک ایسی داستان جو پڑھنے والوں کو حیرت میں مبتلا کر دے گی

اس پراسرار جج کی کہانی کے راوی ایک بزرگوار شخص رانا عباہی ہیں۔ اس وقت موصوف کی عمر 104 سال کے قریب ہے۔ ان سے میری ملاقات میرے ایک دوست نے کروائی تھی۔ رانا عباہی صاحب نے اپنی زندگی میں جتنی ہوئی یہ ناقابل یقین کہانی کچھ یوں سنائی۔

اس کی اجازت دیتا کہ وہ ایک دھیلے بھی کسی مدنی یا مدنی علیہ سے رشوت لیں۔ یہی وجہ تھی کہ بھرتین، عدالت کے سیشن جج مسٹر شرما دیاس کے پاس بطور چیر اسی ملازمت کیا کرتا تھا۔ موصوف جج ایک سخت مزاج، یا اصول اور انصاف میرٹ کی بنیاد پر عدالتی فیصلے دینے کے بارے میں مشہور تھا۔ وہ بذات خود رشوت نہ لیتا اور نہ ہی عدالت کے کسی ماتحت اہلکار کو اس کی اجازت دیتا کہ وہ ایک دھیلے بھی کسی مدنی یا مدنی علیہ سے رشوت لیں۔ یہی وجہ تھی کہ بھرتین،

Dar Digest 33 January 2023

وارد ایسے ڈارتے تھے کہ اس کا مقدمہ اس کی عدالت میں نہ لگے۔ دوسری جانب جن لوگوں کو انصاف کی طلب ہوتی تھی۔ وہ کوشش کرتے کہ ان کا مقدمہ سنسٹر مادیاس سے۔

در حقیقت شرما بشن جج ایک قابل اور قانون کی باریکیوں، پولیس کے فرائض، ایف آئی آر میں بصریہ کو بڑی باریکی سے دیکھتا تھا۔ وہ عدالت میں کسی ظلم یا وکیل کے جھوٹ کو اس قدر جھڑپھٹ لیتا تھا جیسے کہ ہوا میں اڑتی چڑیا کوئی پکڑ لیتا ہے۔

سنسٹر شرما نے اپنی نوکری میں 217 افراد کا کموں، مجرمین کو سزائے موت سنائی تھی۔ (رویلڈ میں دہلی ہائی کورٹ کا بیج بنا اور وہ 1961 میں مرا۔ پاکستان بننے کے بعد اس سے ملنے والی کیا تھا)۔

ان کی روداد جیالتوں کے بعد راوی رانا مہاشی نے اپنی بقیہ کہانی کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ ایک دن جج سنسٹر شرما مادیاس کی عدالت میں ایک درخواست برائے استدعا اندراج مقدمہ پریم سنگھ (شاہو بی) سدھیر لعل بر خلاف کیا پرکاش پریم سنگھ کی بطور وکیل پیش ہوئی۔ اس درخواست کا مدعا یہ تھا کہ درخواست نے جج کو لکھا کہ میری بیٹی شانو لعل تاریخ کو اپنی سہیلی کے گھر کی لکھن وراہی آتے ہوئے اپنے گھر نہ آئی تھی اس کے انوار میں گاؤں کے گیارہ کاش فراہان چٹک سے لکھن جھانڈھار پولیس تھانہ اور گورام اس کا مقدمہ روک لکھ کر پادھ کیا کے خوف، اثر سے ایسا نہیں کر رہا ہے۔ جج شرما نے اس درخواست کو منظور کرنا اور پھر اس نے سدھیر لعل اور اس کے وکیل سے چند سوالات پر جرح کی۔ اس نے پوچھا کہ تم کس بنا اور دہشتوں کی بنا پر لکھا پر انوار لگا رہے ہو۔ سدھیر لعل نے روئے ہوئے کہا۔ سرکار میرے گاؤں کے ایک بچے نے شانو کی بیٹی کو لکھا پرکاش کی حویلی کی تالی میں چڑی دیکھی تھی۔ لکھا شرما نے وکیل اور سدھیر لعل کو کہا کہ ایک بچے کی گواہی کو تھما سے شک پر کیسے کسی شخص پر مقدمہ روک کیا جا سکتا ہے اور بے

بھی قانون میں بچے کی گواہی نہ قابل سماعت نہ قبول ہے۔ لہذا میں اس کیس کو خارج کر رہا ہوں۔ نہیں، نہیں، بھگوان کی خاطر آپ متعلقہ تھانہ اور گورام کو حکم دیں کہ وہ اس معاملہ کی تحقیق کرے اور لکھا کو آپ کے سامنے پیش کرے۔ اس طرح سرکار میری سہلی ہو جائے گی۔

جج شرما نے کچھ دیر اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر کچھ سوچا اور کچھ سدھیر کے وکیل کو کہا کہ میں فی الحال اپنے مخصوص اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے پریم سنگھ کی کے متعلق تھانہ اور گورام کو کورٹ میں بلوا کر اس سے اس کیس کے خدوخال جاننے پوچھتا ہوں۔ اس نے اگلے تین روز کی تاریخ ڈال دی اور انہیں کہا کہ وہ اپنے بچے کو گواہ کے ساتھ عدالت میں لازماً آئیں۔

تین روز بعد عدالت میں تھانہ اور گورام، سدھیر لعل اور اس کا وکیل پیش ہوئے۔ جج شرما مادیاس نے پوچھا کہ وہ گواہ کچھ کہاں ہے۔ جس نے لکھا پرکاش کی حویلی سے ملحقہ تالی میں مٹی (انوار شدہ) لڑکی شانو کی بیٹی دیکھی تھی۔ سدھیر لعل نے احتجاجی انداز میں روئے ہوئے کہا۔ سرکار لکھا پرکاش کے خوف اور اس کے اثر و رسوخ کی وجہ سے گاؤں کا کوئی بندہ اس کے خلاف گواہی دینے کو تیار نہیں ہے۔ میں کیا کر دوں۔ کہاں پر جاؤں۔ جج شرما مادیاس نے اس نرم لہجے میں ڈانٹتے ہوئے کہا۔ بزرگو، یہ عدالت ہے یہاں صرف کاغذات، شہادتیں دیکھی جاتی ہیں یہ روتا دھوتا، بے جا استدعا کیں، دعا نہیں یہاں بے معنی ہیں۔ اس کا کیس انتہائی کمزور اور عدالت کی نگاہ میں بیکار ہے۔ گناہ ہے مجھے آپ کی درخواست مسترد کرنی پڑے گی۔ بہر حال میں تھانہ اور گورام کا موقف سناتا ہوں۔ جج شرما مادیاس نے تھانہ اور گورام کو کہا کہ وہ گیتا کی سونگ لکھا کر مجھے شانو کے کیس کی مکمل تفصیل بتائے۔ تھانہ اور گورام نے گیتا کی سونگ لکھا کہ عدالت میں یہ جان دیا کہ میری اطلاع کے مطابق دہلی کی لڑکی شانو ایک آدمی 10 سالہ جسانی مادیاس کی رہا تھی۔ اس کے گاؤں

میں کسی بھی تھے۔ اگر عدالت چاہے تو وہ اس کے چند گواہ پیش کر سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مجھے توئی و شواش ہے کہ شانو اپنے کسی عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ لکھا پرکاش تو بہت دیا تو (نرم دل دزد کار) پونت (نیک) انسان ہیں۔ جج شرما نے اس سے پوچھا کہ تم نے سدھیر لعل کی جانب سے دی جانے والی ایف آئی آر کیوں نہیں لکھی۔ اس پر اس نے کہا کہ سرکار یہ واقعی طور پر توئی بلوا کو اور اپنی بیٹی کی کمانی کھانے والا انسان ہے۔ یہ مجھے پانچ ہر تیسرے روز کسی نہ کسی بے قصور کے خلاف جہولہ درخواست ملے آتا ہے۔ میں اس کی خاطر پورے گاؤں کے باشندوں کو غیرہ کو نہیں پکڑ سکتا۔ سب سے ہم بات یہ ہے کہ اس کے پاس کوئی خصوصیت یا گواہی نہیں ہے کہ جس سے ثابت ہو کہ اس کی لڑکی کو واقعی لکھا پرکاش نے ہی اغوا کیا ہے۔

تھانہ اور گورام کے بیان کے بعد جج شرما مادیاس نے لکھا پرکاش کی بیٹی میں ہلاتے ہوئے سدھیر لعل اور اس کے وکیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں عدم شہادت، تھانہ اور گورام کا بیان اور حقائق کی روشنی میں تمہاری درخواست برائے استدعا مقدمہ پر خلاف لکھا پرکاش خارج کرتا ہوں اور پھر میں 100 روپے جرمانہ کی سزا سناتا ہوں۔ تم نے خواہ تواد عدالت کا وقت بردا دیا اور ایک شریف لکھا کو بدنام کیا۔ سدھیر لعل نے جج کے سامنے خوب آدو لکھا استدعا میں کیس لکھن شرما مادیاس کے کچھ نہ سنا۔

جج شرما مادیاس کے اگلے روز اتفاق سے سرکاری چھٹی کی اس دن دھیرا تھا۔ میں اپنے گھر میں آرام کر رہا تھا کہ عدالت مجاز کار ریڈ سنسٹر مہم میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مہاشی جلدی سے انوار شرما مادیاس نے تجھے عدالت میں بلایا ہے۔ میں نے اپنی خوار ذرہ آنکھوں پر دہائی تھپکیاں پھیریں اور ہٹائیاں لیئے ہوئے اسے کہا کہ وہ آج سرکاری چھٹی کے دن عدالت میں کیا کر رہا ہے اور مجھے کیوں بلایا ہے۔

ریڈ سنسٹر مہم نے چاہا مجھے کہا۔ یار 11:00 بجیشن جج اور مجاز مجاز آفیسر ملے ہیں۔ دوسرے 11:00 گزرا اور غصہ کا تیز ہے۔ لہذا ہر حال میں انہیں اس کے حکم کی تابعداری کرنی ہے۔ میں نے فوری طور پر تیار کی چڑی والا سیدھا جاؤں کیا اور سیدھا ریڈ کے ساتھ تانگہ میں بیٹھ کر عدالت پہنچا۔ کیونکہ اس دن دھیرے کی چھٹی تھی اس وجہ سے پوری پچھری میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہم دونوں جج عدالت میں پہنچے تو جج صاحب اپنے کمرہ دوسرے میں لکھا پرکاش کے کمرے میں سوچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہم دونوں کو دیکھا تو سب سے پہلے انہوں نے ہم دونوں کا خصوصی شکر یہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ تم نے آج چھٹی کے دن میرے حکم کی نسیل کی۔ لیکن میں بھی ایک سخت پریشانی کے پیچھے یہاں آیا ہوں۔ میں آج رات سکون سے سو نہیں سکا ہوں۔

فحریت سر آپ نے کو کیوں نہ سو سکے یہ بات جب سنسٹر مہم نے اس سے پوچھی تو اس نے اس کے سوال کا جواب اپنے سے پہلے ہم دونوں کو اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا۔ اس نے کہا کہ میں تم سے جو باتیں کر رہا ہوں انہیں بڑی شائقی، غور سے سنو۔ میں اور سنسٹر مہم کو تم بدھ کی مانند خوش ہو کر اس کے سامنے بیٹھ گئے۔ جج شرما مادیاس نے ہمیں ہلایا کہ گزشتہ رات کو میں جب حسب معمول اپنے بستر پر سو رہا تو چند منٹوں بعد نیند کے تھما نے مجھے اپنی پانہوں میں لے لیا تھا کہ اچانک گہری نیند میں مجھے ایک بڑا عجیب خواب نظر آیا۔ اس خواب میں ایک بچہ لکھا پرکاش کی عمر 6،7 سال آواز میں کہہ رہا ہے کہ یہ دیکھو دیکھو بڑی شانو کی چٹل۔ دیکھو یہ ہر جائے گی۔ یہ خواب دو تین مرتبہ مجھے آیا ہے اور کچھ دیر بعد میں جب دوبارہ اٹھ کر کچھ دیر کے لئے سو رہا تو میرے کانوں میں کوئی نادیہ حقوق آہستہ آہستہ آواز میں کہہ رہی ہے کہ شانو معصوم ہے اسے اٹھ کر لکھا پرکاش نے پہنچا اغوا کیا اور پھر اس کی عزت لوٹنے کے بعد قتل کر دیا ہے اس کی لاش تو

دیکھاتی بھی آگئے۔ وہ بھی اس اچانک انوکھے چھاپے کو دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ تقریباً 11 بجے بذات خود جج شرما دیاس بھی وہاں آ گیا۔ اس نے اس بچے کو بلایا جس نے مقتولہ شانو کی جوتی کھیا پر کاش کی ٹالی میں گری دیکھی تھی۔ اس بچے کا نام راجو تھا۔ اس نے وہاں اپنا بیان درج کروایا تھا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اسے کھیا پر کاش نے گواہی دینے سے ڈرایا دھمکایا تھا۔ بہر حال جب عدالت کے حکم کے تحت کھیا اور اس کے ان ساتھیوں کا جسدانی ریمانڈ لیا گیا جو شانو کے قتل میں ملوث تھے ان سب نے اپنے اپنے اقبالی بیانات میں اعتراف کیا کہ واقعی انہوں نے شانو کو اغوا کر کے بعد اسے قتل کر کے کھیا کے باغیچے میں ایک طرف کھڈا بنا کر دبا دیا تھا۔ جج شرما دیاس نے پریم نگر کے تھانیدار کلور رام کو بھی گرفتار کر دیا کیونکہ اس نے عدالت میں جھوٹ بولا تھا اور اسے گمراہ کر کے کھیا کے جرم پر پردہ ڈالا تھا۔

جج شرما دیاس نے اس گھناؤنی واردات کے کیس پر ذاتی دلچسپی لی اور تمام مجرموں کو بہت جلد سماعت کے بعد بڑی عزت تک سزا سنیں دیں۔ کھیا پر کاش کو سزائے موت اس کے دو دیگر ملوث مجرمین کو عمر قید ایک کو 7 سال سزا جبکہ تھانیدار کلور رام کو 10 سال قید اور برطرفی نوکری کی سزا الگ دی۔

جج صاحب نے ہم دونوں راوی اور ریڈر سنٹوش مہتا کو اپنی جیب سے 200,200 روپے دیئے تھے۔ جبکہ راجو بچے کو کہا کہ تم اسکول میں پڑھو میں تمہاری فیس اپنی جیب سے ادا کروں گا۔ آخر میں راوی نے بتایا کہ راجو کو سنٹوش جج شرما دیاس نے پڑھایا اس کی فیس دی۔ راجو نے میٹرک کیا اور وہ محکمہ انصاف میں بھرتی ہوا۔ 1970ء میں پتہ چلا کہ ترقی کرتا ہوا ایڈمن آفیسر بن چکا ہے۔

ڈھونڈ، ڈھونڈ بقول جج شرما دیاس کہ مجھ سے بہت بڑی زیادتی اور پیشہ ورانہ بھول ہو جائے گی کہ میں مدٹی کو انصاف نہ پہنچاؤں۔ میں نے تم دونوں کو اس لئے بلوایا ہے کہ تم دونوں میری جانب سے دیئے گئے کام کرو۔ سنٹوش تم فوری طور پر میرے دستخطوں سے ایک چھاپہ مار ٹیم کی تشکیل کرو۔ یہ ٹیم آج صبح کھیا پر کاش کی حویلی میں اچانک چھاپہ مارے گی اور راوی کو مجھے کہا کہ تم سائیکل رکشہ پر فوری طور پر کرائم انویسٹی گیشن ہیڈ کوارٹر بنارس کے DSP کو میرا یہ حکم دیکر آؤ کیونکہ آج عدالت کا نوٹس سرور ہے چھٹی موجود نہیں ہے۔ یہ عدالتی تاریخ کا عجیب و منفرد واقعہ تھا بہر حال میں جج صاحب کا حکم نامہ لے کر کرائم انویسٹی گیشن ہیڈ کوارٹر کے DSP آفس گیا۔ وہاں موجود چند آئینشل ڈیوٹی دینے والا الکار اس عجیب و منفرد حکمانہ کو دیکھ کر بوکھلا گئے۔ DSP پر نام سنگھ کو فوری طور پر اس کے بنگلے سے بلوایا گیا۔ (سیشن جج کو خصوصی اختیارات حاصل تھے اس کے حکم کے آگے کسی کی مجال نہ تھی کہ کوئی اس کے حکم سے انکار یا کسل مندی کرے)۔

اس نے یہ حکم نامہ چھاپہ 7-C/1935 ایکٹ کے تحت دیا گیا۔

بہر حال مجھے یاد ہے کہ 10 بجے ٹھیک DSP چھاپہ سنگھ کی قیادت میں پولیس پریم نگر پہنچی اور اس نے کھیا پر کاش اور اس کی حویلی میں موجود تمام لوگوں کو ایک طرف کھڑا کر کے بھرپور اچھے طریقہ سے حویلی کے چپے چپے کو چھانا، دیکھا، بہر حال تقریباً گھنٹے کی تک دو دو کے بعد کھیا کے باغیچے کے آخری چھوڑے ہوئے لڑکی شانو کی ایک کھڈے میں سے کیڑے کھائی لاش ملی اس میں سے شدید بدبو پھوٹ رہی تھی۔

ادھر کھیا پر کاش اور اس کی حویلی میں موجود دیگر ہندے اس اچانک پراسرار انداز کی کارروائی کو دیکھ کر پریشان بھونچکا ہو گئے۔ اس درمیان مقتولہ شانو کا باپ سدھیر لعل اور اس کے عزیز واقارب سے

PARHLO PAKISTAN

اب آپ ہر قسم کے ناول ہماری ویب سائٹ
سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری ویب سائٹ ناولز راہٹرز کے لئے آفر
بھی دیتی ہے۔ اگر آپ لکھنے کے شائق ہیں تو ہم سے رابطہ
کریں۔ آپ کے ناولز کے علاوہ ناول کے بہترین ہونے
پر آپ کو کیش پرائز بھی دیں گے

ابھی اپنا ناول EMAIL کریں اور اپنے لکھاری ہونے کا فائدہ اٹھائیں۔

WHATSAPP GROUP : 0318-9992829

PARHLO.COM.PK@GMAIL.COM